میکش اکبر آبادی

تاج محل اور اس کے معمار

The essay is an attempt at research of the construction of Taj Mahal: the time and resources spent on it and how the money was collected. It also discusses different aspects of the Taj; the exact measurements of its various portions the builders and craftsmen involved in its construction; where and how the precious stone and wood were acquired - all these form the crux of this analytical essay.

❖•❖•❖•❖•❖•❖•❖

تاج محل کی عمارت کی تعمیر میں جو زمانہ صرف ہوا اس میں مؤرخین کا اختلاف ہے لیکن کتبوں وغیرہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بیس سال سے کم مدت میں یہ عمارت تکمیل کو نہیں پہنچی۔ کیونکہ ممتاز الزمانی کا ذیقعدہ ۱۰۴۰ھ میں انتقال ہوا اور اس عمارت کی تعمیر جمادی الاول ۱۰۴۱ھ (۱۶۳۱ء) میں شروع ہو گئی۔ کتبوں کی مختلف تاریخوں سے، جو روضہ تاج محل میں مختلف مقامات پر درج ہیں، پتہ چلتا ہے کہ سب سے اخیر کتبہ صدر دروازے کا ہے جس پر ۱۰۵۷ھ (۱۶۴۷ء) درج ہے۔ اس حساب سے کل زمانۂ تعمیر ۱۷ سال ہوا۔ لیکن صدر دروازے کے اختتام کے بعد بھی یہ عمارت دو تین سال تک برابر بنتی رہی۔ اس خیال سے یہ عمارت بیس سال سے کم میں تعمیر نہیں ہوئی (۱)۔

ٹیوریز صاحب تحریر کرتے ہیں کہ یہ عمارت ۲۲ سال میں تیار ہوئی۔ ممتاز محل کی رحلت کے بائیسویں سال ۱۶۵۳ء ٹیوریز ہندوستان میں موجود تھا اور جنوری ۱۶۵۴ء کو ہند سے ولایت کو روانہ ہوا۔ بدیں وجہ ٹیوریز کا مقولہ صحیح معلوم ہوتا ہے(۲)۔ لیکن بادشاہ نامہ مؤلفہ عبدالحمید لاہوری میں مدتِ تعمیر صرف دوازدہ سال درج ہے۔ اس سے قیاس کیا جاتا ہے کہ غالباً صاحب بادشاہ نامہ کی مراد صرف اصلی روضہ کی تعمیر سے ہے جو سنگِ مرمر کا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ بارہ سال تک بمصداق بادشاہ نامہ میر عبدالکریم و مکرمت خان کے اہتمام سے مسلسل تعمیر رہی ہو، بعدۂ کچھ عملہ تخفیف ہوگیا ہو اور دیگر حصص دس سال آئندہ تک بنتے رہے ہوں۔ بہرحال روضہ ممتاز محل، جلو خانہ، مقابرستی النساء خانم و سرہندی بیگم و ممتاز آباد و مسجد فتح پوری و مقبرہ سہیلیاں کی تعمیر کسی طرح بیس سال سے کم میں نہیں ہوئی (۳)۔

صاحب معین الآثار نے بادشاہ نامے کے حوالے سے لکھا ہے کہ ۱۰۴۲ھ (۱۶۳۲ء) میں سونے کا ایک کٹہرا بنوایا گیا تھا جس میں گراں بہا جواہرات جڑے ہوئے تھے اور جو ممتاز محل کی قبر کے گرد لگا ہوا تھا۔ یہ کٹہرا بے بدل خاں مہتمم خاصہ شریف کے اہتمام سے بنا تھا۔ اس میں چالیس تولہ سونا صرف ہوا تھا اور پورے کٹہرے کی لاگت چھ لاکھ روپیہ کی تھی۔ مقبرے کے اندر ہمیشہ اعلیٰ درجے کے ایرانی اور قسطنطنیہ کے قالین بچھے رہتے تھے اور خوبصورت اور بیش قیمت جھاڑ فانوس قندیلیں اور شمع دان روشن ہوتے تھے۔ ۱۰۵۲ھ (۱۶۴۲ء) میں یہ زریں کٹہرا اٹھا لیا گیا اور اس کے بجائے سنگِ مرمر کا مجر لگایا گیا جو اب تک موجود ہے۔ مصنف بادشاہ نامے کے بقول یہ مجر دس سال میں تیار ہوا تھا اور پچاس ہزار روپیہ اس میں صرف ہوا تھا۔ اس مجر میں ایک دروازہ سنگ یشب کا تھا جس میں دس ہزار روپیہ صرف ہوا تھا۔

تاج کے مصارف کے لیے اوقاف:

روضہ تاج محل کے مصارف کے لیے شاہ جہاں نے تیس مواضعات وقف کیے

Scanned by CamScanner

تھے جن کی سالانہ آمدنی ایک لاکھ روپیہ تھی۔ مگر زوال سلطنت کے ساتھ ان مواضعات پر بھی دوسروں کا قبضہ ہو گیا اور گورنمنٹ برطانیہ نے بھی اس طرف توجہ نہ کی۔ شاہجہاں کے مورخ ملا عبدالحمید لاہوری نے شاہجہاں کے حکم سے اس کی تفصیل بادشاہ نامے میں بیان کی ہے جو درج کی جاتی ہے۔ یہ مواضعات پرگنہ حویلی دارالخلافہ اکبرآباد اور نگر چند کے مضافات میں تھے۔

نمبر شمار	نام موضع	سالانہ جمع
۱	دھنوئی بزرگ (دھنوئی)	آٹھ ہزار روپیہ
۲	ادہالی	سات ہزار پانچ سو روپیہ
۳	رمائی	سات ہزار پانچ سو روپیہ
۴	ککہتلا (گوتلا)	چھ ہزار دو سو پچاس روپیہ
۵	دہمسری	چھ ہزار روپیہ
۶	وکہروتا (وگروتہ)	پانچ ہزار روپیہ
۷	ساموں (سیاموں)	پانچ ہزار روپیہ
۸	بودھانا (بوڑھانہ)	چار ہزار دو سو پچاس روپیہ
۹	پتھولی	چار ہزار روپیہ
۱۰	تہیری (ٹھیری)	چار ہزار روپیہ
۱۱	اتورہ (اٹورہ)	تین ہزار سات سو پچاس روپیہ
۱۲	لمہہ پورہ (لمبورہ)	تین ہزار پانچ سو روپیہ
۱۳	لراونڈہ	تین ہزار روپیہ
۱۴	جوئی	تین ہزار روپیہ
۱۵	چارواخورد	دو ہزار پانسو روپیہ

Scanned by CamScanner

۱۶	اونچا	دو ہزار پانسو روپیہ
۱۷	کرمنا	دو ہزار پانسو روپیہ
۱۸	ویشورا	دو ہزار پانسو روپیہ
۱۹	اتوس	دو ہزار پانسو روپیہ
۲۰	اوسرا	دو ہزار روپیہ
۲۱	سدہربن	دو ہزار روپیہ
۲۲	بچھری (بچپوری)	ایک ہزار پانسو روپیہ
۲۳	بسئی بزرگ	ایک ہزار پانسو روپیہ
۲۴	مدینہ	ایک ہزار پانسو روپیہ
۲۵	دھاندوپورہ	ایک ہزار پانسو روپیہ
۲۶	شیخ پور	ایک ہزار دوسو پچاس روپیہ
۲۷	ستھندی	ایک ہزار روپیہ
۲۸	رائے پور	ایک ہزار روپیہ
۲۹	نور پورا	سات سو پچاس روپیہ
۳۰	نگر چند	تین ہزار روپیہ

اس ایک لاکھ روپیہ سالانہ کے علاوہ ایک لاکھ روپیہ سالانہ بابت محصول بازاروں اور دوکانوں اور سراؤں کے محاصل سے مقرر تھا۔ اوقاف کی مذکورہ بالا تفصیل لکھنے کے بعد بادشاہ نامہ میں لکھا ہے:

"اگر کبھی اتفاقاً ضرورت پڑ جائے تو اس اوقاف کی آمدنی سے بقدرِ حاجت اس روضے کی مرمت میں صرف کیا جائے اور باقی مصارف مقررہ میں، جن کو سالانہ و ماہانہ ملتا ہے، اور جو طعام پختہ و نان اس روضے کے قرآن خوان اور خدمت گزاروں اور دوسرے

محتاجوں اور تنگ دستوں کے لیے مقرر ہے، صرف ہوتا رہے اور جو زیادہ حاصل ہوتو اس میں بادشاہِ وقت جس کے ذمے اس مکان والا شان کی تولیت ہے جس طرح مناسب سمجھے عمل میں لائے۔"

تاج اور قطب مینار:

اس موقع پر یہ بے محل بات شاید تعجب سے سنی جائے کہ تاج کی بلندی قطب مینار سے زیادہ ہے۔ معین الآثار کے مصنف نے لکھا ہے کہ قطب مینار کے پانچوں حصوں کی بلندی ۲۳۸ فٹ ہے اور تاج کے درمیانی گنبد کی بلندی صحنِ باغ سے کلس کی چوٹی تک ۲۴۵ ۱/۲ فٹ ہے۔ سنگِ مرمر کے فرش سے اس در کی پیشانی کے کنگورے جس کے اندر مقبرے میں داخل ہوتے ہیں ۲۹ ۱/۴ فٹ بلند ہے۔

تاج کی تعمیر میں کتنا خرچ ہوا:

کل عمارات روضہ ممتاز محل و دیگر حصص متعلقہ کا تذکرہ قلم بند کرنے کے بعد ملا عبدالحمید لاہوری تحریر فرماتے ہیں:

"خرچ تمامی عماراتے کہ بہ تفصیل نگارش یافت و در مدت دوازدہ سال بہ سرکاری مکرمت خان و میر عبدالکریم صورت تمامیت گرفتہ پنجاہ لک روپیہ است" (۵)۔

یہ عبارت لکھ کر صاحبِ معین الآثار لکھتے ہیں کہ یہ بات قیاس سے صحیح نہیں معلوم ہوتی کہ اس کی تعمیر میں پچاس لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہو بلکہ حقیقتِ حال یہ ہے کہ ان عمارات کے جو اخراجات بیان کیے گئے ہیں وہ صرف معماروں، مزدوروں اور معمولی مسالوں کی بابت ہیں۔ لکڑی، پتھر اور جواہرات خزانۂ عامرہ سے دیے گئے یا تحفے میں آئے۔ پچاس لاکھ تو محض مزدوروں کی اجرت قیاس کرنا چاہیے۔ ہمیں ایک قلمی کتاب نہایت کوشش اور تلاش سے دستیاب ہوئی ہے جس میں رودرداس خزانچی نے آنہ پائی کا حساب درج کیا ہے اور ہر

Scanned by CamScanner

جزو کی لاگت و مصارف تحریر کر کے میزان کل ۴۱۸۴۸۸۲۶ روپیہ ۷ آنہ ۶ پائی رقم کی ہے۔ لیکن اس صرفہ میں عماراتِ متعلقہ روضہ کو بھی شامل کر لیا ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ تخمینہ مصارف کہاں تک صحیح ہے۔ بہرحال ہم ناظرین کی معلومات و دلچسپی کی غرض سے بعض حصوں کی لاگت ذیل میں درج کرتے ہیں:

دفتر خانہ بادشاہی سے صرف ہوا	۹۷۵۵۹۲۶ روپیہ۔ ۰۳/
باقی جو خزانۂ عامرہ سائر صوبہ اکبرآباد سے دیا گیا۔	۵۳۶۱۱۱۶ روپیہ۔ ۷/
مسجد معہ حوض و صحن و کلسی ہائے	۸۲۵۸۳۱ روپیہ۔ ۷/
روضۂ ممتاز محل معہ ہر چہار مینار و کرسی روضۂ منورہ وغیرہ	۵۱۷۷۶۷۴ روپیہ۔ ۷/
تعویذ ہائے سنگ رخام مع پچکاری	۵۵۸۱۱ روپیہ ۲/
روضہ ممتاز محل مقدسہ وغیرہ	۱۳۵۹۶۱ روپیہ۔ ۱۰/
تعویذ قبر حضرت شاہجہاں بادشاہ غازی فردوس آشیانی	
صاحب قران ثانی	۱۹۷۹۴ روپیہ۔ ۴/
تعویذ قبر ممتاز محل اکبر ثانی ارجمند بانو بیگم	۴۵۶۲ روپیہ۔ ۴/
تعویذ ہائے بالا اندرون گنبد کلاں درمیان مجر	۵۶۱۵۲ روپیہ۔ ۱۰/
سردابہ (تہ خانہ)	۲۲۹۹۰ روپیہ۔ ۱۰/
اندرون تہ خانہ مرقد معہ تعویذ بادشاہ عالی جاہ شاہجہاں	۱۹۶۹۱ روپیہ۔ ۹/
یک جفت کواڑ سنگ یشب معہ جواہرات و پچہ کاری برائے دروازہ	۲۱۴۸۲ روپیہ۔ ۱۰/
مجر حجرہ جالی یک جفت نقرہ و یک جفت طلائی برائے تہ خانہ	۴۵۶۸۷ روپیہ۔ ۴/
جھجری سنگ مرمر یعنی جالی مجر معہ پچہ کاری	۴۶۸۸۵۵ روپیہ۔ ۲/
کواڑ چوب صندل در آئینہ محل	۴۵۲۴۵ روپیہ۔ ۶/

Scanned by CamScanner

کواڑ برنجی برائے مینار ہائے روضہ ممتاز محل در یک مینار سہ	
جفت و یک جفت درزینہ آمد ورفت بالائے چھتری محراب	۲۵۹۳۷روپیہ۔۳/
کواڑ ہائے چوب آبنوس یک جفت در آئینہ محل	۴۵۴۱۸روپیہ۔۱۰/
زنجیر ہائے برنجی	۷۵۲۱۵روپیہ۔۴/
جماعت خانہ معہ حوض، صحن وکلسہائے	۸۴۵۶۱۵روپیہ۔۶/
بروج مشرق رویہ کنارۂ دریائے جمن معہ ایوان ہائے	
طرف حویلی آگاہ خان	۱۴۵۵۰۵روپیہ۔۶/
بروج مغرب رویہ کنارہ دریائے جمن معہ ایوان ہائے	
طرف گھاٹ بسی	۱۶۵۵۴۲۷روپیہ۶/
بروج مغرب رویہ باؤلی مع ایوان ہائے سنگ سُرخ	۱۴۲۵۱۰ روپیہ۲/
برج میانہ یعنی میانہ محل شاہ نشین معہ مکان ایوان ہائے	۱۱۳۹۱۸ روپیہ۱۴/
برج جانب مشرق معہ لعل دروازہ	۱۴۵۵۴۵روپیہ۱۲/
دیوار باغ روضہ تاج محل جانبِ مشرق	۵۲۶۷۵ روپیہ۱۳/
دیوار باغ روضہ جانبِ مغرب	۵۸۷۷۷ روپیہ۱۳/
دیوار باغ روضہ جانبِ جنوب	۸۷۸۸۵ روپیہ۱۲/
دیوار باغ روضہ ممتاز محل جانبِ شمال طرف دریائے جمن	۱۲۲۲۱۲ روپیہ۲/
ایوان کلاں لعل دروازہ جانبِ مشرق و جنوب	۱۹۶۳۵ روپیہ۸/
ایوان کلاں لعل دروازہ جانبِ مغرب و جنوب	۱۳۶۷۳ روپیہ۱۰/
خیابان باغ روضہ معہ حوض کلاں سنگِ مرمر-۳	۵۳۶۵ روپیہ۱۴/
جلو خانہ وغیرہ	۵۵۴۲۴ روپیہ۱۵/
کڑہ ہائے بیرونی	۴۲۱۱۴ روپیہ۱۱/

Scanned by CamScanner

گاؤخانہ وغیرہ	۲۱۹۱۵ روپیہ ۱۰/
فیل خانہ وغیرہ	۱۴۹۱۵ روپیہ ۱۱/
مسافر خانہ	۱۵۲۲۴ روپیہ ۱۰/
شترخانہ	۱۱۱۲۲ روپیہ ۱/
پالکی خانہ بادشاہ	۷۷۶۱۸ روپیہ ۲/
کڑہ پالکی خانہ ممتاز محل	۲۵۴۵۵ روپیہ ۱/
تعویذ چوب صندل معہ صندوق	۴۱۵۲ روپیہ ۳/
بازار مشرق رویہ	۱۱۲۳۷ روپیہ ۲/
بازار مغرب رویہ	۱۲۲۱۲ روپیہ ۶/
دروازہ مشرق رویہ	۵۴۲۸۰ روپیہ ۲/
دروازہ مغرب رویہ	۷۴۶۰۵ روپیہ ۱۳/
دروازہ جنوب رویہ	۱۱۲۸۱ روپیہ ۲/
کلید خانہ	۱۸۹۱۵ روپیہ ۲/
خواص پورہ بیرون مشرق رویہ	۱۳۹۱۷ روپیہ ۲/
خواص پورہ جانب جنوب	۱۶۱۰۵ روپیہ ۵/
خواص پورہ بیرون جانب شمال	۴۵۱۰۵ روپیہ ۱۰/
ماہانہ داران وغیرہ	۵۶۵۱۳ روپیہ ۶/
عملہ پچیکاری	۱۳۶۲۷۷ روپیہ ۹/
عملہ سنگ تراشان	۱۲۹۷۳۶ روپیہ ۹/
عملہ سنگ برآئینہ ہا	۱۲۹۸۶۶ روپیہ ۱۰/
گنبد برنجی کلس یعنی گنبد کلاں یک عدد وزن ۲۲ من	۱۳۶۸۸ روپیہ ۶/

Scanned by CamScanner

تاج کے معمار:

تاج کی تعمیر ابتدا سے انتہا تک خالص ایشیائی صنعت کا شہکار ہے لیکن کلکتہ سکول آف آرٹ کے پرنسپل مسٹر ہیول کی رائے میں تاج کا کاریگر وینس کا باشندہ جیرونیمو ویرونیو ہے جو کسی پرتگالی جہاز کے ذریعے ہندستان آ گیا تھا۔ مسٹر ہیول کے علاوہ بھی کسی یورپی مورخ نے ویرونیو کا ذکر کیا ہے اور پچی کاری کے بارے میں بھی ایک فرانسیسی کاریگر اوسٹنڈی بوڑدو سے مشورہ طلب کرنا بتایا ہے لیکن یہ قیاسات تاج کی تاریخ اور عقل و قیاس سے غلط ثابت ہوتے ہیں اور خود یورپین محققین نے ان قیاسات کو دلائل کے ساتھ غلط ثابت کیا ہے(۷)۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ تاج کے صناع زیادہ تر ہندوستان ہی کے باشندے ہیں جن میں ہندو مسلمان سب شامل ہیں اور تاج کا ڈیزائن بھی ایسا نہیں ہے جو تاج سے پہلے کی ہندستانی عمارتوں کا نہ ہو۔ جس کی زندہ شہادت دہلی میں ہمایوں کا مقبرہ ہے۔ اسی طرح یورپین محققین نے اس دعوے کو بھی لغو سمجھا ہے کہ پچی کاری میں کسی فرانسیسی سے مشورہ کیا گیا تھا۔ فرانسیسی محقق ڈاکٹر لی بان نے لکھا ہے کہ پچی کاری عربوں کی ایجاد ہے۔ اس کے علاوہ مسجد عمر، جامع دمشق، قصرالحمرا اور مسجد قرطبہ وغیرہ میں پچی کاری کی بہت سی مثالیں ملتی ہیں اور خود اکبر اور اعتمادالدولہ کے مقبروں میں پچی کاری اور منبت کاری، مرصع کاری اور میناکاری کے اعلیٰ نمونے دیکھنے میں آتے ہیں۔ جارج برڈووڈ ''دی جنرل آف انڈین آرٹ'' میں تحریر کرتے ہیں کہ پچی کاری مشرقی ایجاد ہے اور بجز اسلامی سلطنت کے کبھی مغرب میں اشاعت پذیر نہیں ہوئی'' اب تاج کے سامانِ تعمیر اور معماروں کی فہرست درج کی جاتی ہے:

پارہائے سنگ قیمتی معہ مقام برآمد

نام	مقام	تعداد
عقیق	بغداد	۵۴۰

فیروزہ	تبت کلاں	۶۷۰
مونگا	دریائے شور	۱۴۲
لاجورد	لنکا	۲۴۲
سلیمانی	جنوب	۵۵۹
پتونیہ	نامعلوم	۴۵۹
طلائی	نامعلوم	بے شمار
موسیٰ	جھاڑی	۱۰۷۵
عجوبہ	سورت	بے شمار
ریگ	چنبل	۸۲
رخام	مکرانہ	بے شمار
نخود	سبلگڑھ	۲۷
مقناطیس	گوالیار	۷۷
بانسی	نامعلوم	۳۷
گلابی	نامعلوم	۷۶
جدوار	نامعلوم	۹۵
یشب	کھماج	۵۴
نیلم	نامعلوم	۷۴
زمرّد	نامعلوم	۴۲
ابری	گوالیار	۴۲۷
لاجورد	نامعلوم	۳۱۴
دہانِ فرنگ	نامعلوم	۶۱۴

Scanned by CamScanner

غوری	کہماج	بے شمار
تانبڑہ	دریائے گنگ	۵۲
یمنی	یمن	۲۳۰
پائے زہر	کوہ کماون	۶۱۶
لہسینہ	دریائے نیل	بے شمار
خارا	دریائے جمن	۶۷۷
بلّور	نامعلوم	۷۴
پنکھی	بلخ	۸۷
گوڈر	گوالیار	۱۶۰۰
مرمر	جے پور	۹۲
سماق	نامعلوم	۵۷۵
کھٹو	جیسلمیر	۳۴۰
یاقوت	نامعلوم	۱۴۲
ہیرا	نامعلوم	۶۳۵
سنکہ	دریائے کلاں	۴۴
مروارید	نامعلوم	۵۰
سیپ	نامعلوم	ایک لاکھ
بلّور	حیدرآباد	۶۵
سرخ	گوالیار	۶۴۹
غار	نامعلوم	بے شمار
بادل	نامعلوم	۶۵

Scanned by CamScanner

[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	نامعلوم	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	گوالیار	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	نامعلوم	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
یاقوت	نامعلوم	[illegible]
ہیرا	نامعلوم	[illegible]
[illegible]	دریائے کالاں	[illegible]
مروارید	نامعلوم	[illegible]
سیپ	نامعلوم	[illegible]
بلور	حیدرآباد	[illegible]
[illegible]	گوالیار	[illegible]
[illegible]	نامعلوم	[illegible]
[illegible]	نامعلوم	

Scanned by CamScanner

نامعلوم

پکھراج

چوبینہ لکڑی (جو عمارت میں کام آئی)

نام چوب	طول	عرض	ارتفاع	تعداد
ساڵ	۱۵-درعہ	۴-درعہ	۷-درعہ	۵۰۳۴
شیشم	۷-درعہ	۱/۲-درعہ	۱/۲-۱-۶-درعہ	۱۰۰۷۷
آبنوس	۱۴-درعہ	۵-درعہ	۱/۲-۱-۳-درعہ	
اگر	۷-درعہ	۲-درعہ	۱-درعہ	۷۷
صندل	۱-درعہ	۱-درعہ	۱-درعہ	۷۰۳۰
مختلف	۳۰-درعہ	۱۹-درعہ	۹-درعہ	۵۹۵۷۰۰۰

فہرست معماران فن کاران تاج محل

نام کاریگر	کار خدمت	سکونت	تنخواہ ماہانہ
محمد عیسیٰ آفندی	نقشہ نویس	(ترکی) روم	ایک ہزار روپیہ
ستار خاں	خوش نویس	(ترکی) روم	ایک ہزار روپیہ
محمد شریف	نقشہ نویس	سمرقند	ایک ہزار روپیہ
محمد حنیف	کارفرمائے معماراں	اکبرآباد (آگرہ)	ایک ہزار روپیہ
امانت خاں	طغرا نویس	شیراز	ایک ہزار روپیہ
قادر زماں خاں	جملہ فنون کا ماہر	عرب	آٹھ سو روپیہ
چرنجی لال	پچی کار	دہلی	آٹھ سو روپیہ
بلدیو داس	گل تراش	ملتان	چھ سو نوے روپیہ
جمنا داس	پچی کار	دہلی	چھ سو اسی روپیہ

منو لال	پچی کار	لاہور	چھ سو اسی روپیہ
عبداللہ	معمار	دہلی	چھ سو پچھتر روپیہ
بشارت علی	پچی کار	دہلی	چھ سو بتیس روپیہ
بھگوان داس	پچی کار	دہلی	چھ سو تیس روپیہ
محمد یوسف خاں	پچی کار	دہلی	چھ سو روپیہ
چھوٹے لال	پچی کار	ملتان	چھ سو روپیہ
جھومر لال	پچی کار	ملتان	چھ سو روپیہ
عبدالغفار	خوش نویس	ملتان	چھ سو روپیہ
وہاب خاں	خوش نویس	ایران	چھ سو روپیہ
امیر علی	گل تراش	ملتان	چھ سو روپیہ
محمد سجاد	معمار	بلخ	پانچ سو نوے روپیہ
اسماعیل خاں	گنبد ساز	روم (ترکی)	پانچ سو روپیہ
محمد خاں	خوش نویس	بغداد	پانچ سو روپیہ
محمد صدیق	معمار	دہلی	پانچ سو روپیہ
عطا محمد	سنگ تراش	بخارا	پانچ سو روپیہ
ابو یوسف	پچی کار	دہلی	پانچ سو روپیہ
ابو تراب خان	معمار	ملتان	پانچ سو روپیہ
شکراللہ	گل تراش	ملتان	چار سو پچھتر روپیہ
شاکر محمد	گل تراش	بخارا	چار سو روپیہ
روشن خاں	خوش نویس	شام	چار سو روپیہ
شو لال	پچی کار	ملتان	تین سو بیالیس روپیہ

Scanned by CamScanner

منوہر داس	پچی کار	ملتان	دو سو چھانوے روپیہ
مادھو رام	پچی کار	لاہور	دو سو بہتر روپیہ
چنتامن	پچی کار	ملتان	دو سو باون روپیہ
بنسی دھر	پچی کار	ملتان	دو سو چوالیس روپیہ
ہیرامن	پچی کار	ملتان	دو سو چونتیس روپیہ
منوہر سنگھ	پچی کار	لاہور	دو سو روپیہ
موہن لال	پچی کار	قنوج	دو سو روپیہ

خلاصہ: اس روضے کی نقشہ نویسی کی خدمت استاد محمد عیسیٰ آفندی کے ذمے تھی جو ایک ہزار روپیہ تنخواہ پاتا تھا۔ اسی تنخواہ پر چار اور غیر ملکی اور ملکی مختلف خدمات پر مامور تھے۔ ۳۸ اعلیٰ کاریگران میں دو نقشہ نویس، پانچ خوش نویس، ایک طغرا نویس، ایک کارفرمائے معماراں، ایک گنبد ساز، اٹھارہ پچی کار، ایک کلس ساز، ایک سنگ تراش، ایک گل تراش اور ایک عرب جو جملہ فنون میں ماہر تھا اور چار معمار کام انجام دیتے تھے۔ ان کاریگرانِ تعمیر کی تنخواہ دو سو سے ایک ہزار تک تھی۔ ان کے علاوہ بے شمار مزدور اور کاریگر جن کی تعداد بیس ہزار کے قریب تھی۔ اس کی تعمیر میں مصروف تھے جن کی محنت سے یہ روضہ تقریباً بیس سال میں تیار ہوا۔ مکرمت خاں و میر عبدالکریم اس محکمہ تعمیر کے افسر تھے اور سب معماروں پر افسر اعلیٰ آگرے کے محمد حنیف تھے۔ تاج کے مخصوص کاتب امانت خاں شیرازی تھے۔ ان کا اصلی نام عبدالحق ہے۔ سکندرے کے دروازے کا کتبہ بھی عبدالحق نے تحریر کیا ہے۔ اس وقت ان کو کوئی خطاب عطا نہ ہوا تھا۔ اسی وجہ سے خاتمہ پر عبدالحق الشیرازی کندہ ہے۔ بعدہٗ امانت خان خطاب عطا ہوا اور مقبرہ ممتاز محل کے کتبوں کے بعد امانت خاں شیرازی تحریر کیا۔ اکثر صاحبوں کا خیال ہے کہ عبدالحق اور امانت خاں دو شخص ہیں اور شروع میں ہمارا بھی یہی گمان تھا (یعنی صاحب معین الآثار کا) لیکن مدرسہ (۸) محلّہ کی قدیم مسجد

Scanned by CamScanner

کے کتبے کو دیکھنے کے بعد ہم کو یقین ہو گیا کہ عبدالحق اور امانت خاں ایک ہی شخص ہے کیوں کہ اس میں صاف طور سے ''عبدالحق الشیرازی المخاطب بہ امانت خاں (۱۶۳۵ء)'' تحریر ہے (حاشیہ معین الآثار)۔

یہ مضمون معین الآثار مصنف محمد معین الدین اکبرآبادی جنرل سپرنٹنڈنٹ کلکٹری متھرا کے مختلف مقامات سے اخذ کیا گیا ہے۔ معین الآثار کا صفحہ اول ندارد ہے۔ دیباچے میں تاریخ یکم اپریل ۱۹۰۴ء درج ہے۔ مصنف نے جن کتابوں کی فہرست دی ہے اور ان سے استفادہ کیا ہے، ان کی فہرست یہ ہے:

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	زبان
۱	تزک جہانگیری	شہنشاہ جہانگیر	فارسی
۲	بادشاہ نامہ	ملّا عبدالحمید لاہوری	فارسی
۳	بادشاہ نامہ	محمد صالح	فارسی
۴	مآثر الامرا	نواب صمصام الدولہ شہنواز خاں	فارسی
۵	منتخب اللباب	خانی خاں	فارسی
۶	تاریخ آگرہ قلمی	منشی سیل چند	فارسی
۷	مفتاح التواریخ	ٹامس ولیم بیل	فارسی
۸	تمدنِ عرب	مترجمہ سید علی بلگرامی	اردو
۹	سیر و سیاحت ابرنیر صاحب	مترجمہ خلیفہ محمد حسین وزیر پٹیالہ	اردو
۱۰	منتخباتِ حسن	مولوی عبدالحق بی اے	اردو
۱۱	تاریخ تاج گنج	قلمی	اردو
۱۲	تاریخ عمارت	جیمنس فرگسن صاحب	انگریزی
۱۳	گائڈ آگرہ	ایچ۔ جی کین صاحب سی۔آئی۔ای	انگریزی

۱۴	سفر نامہ	ڈبلیو ایک کین ممبر پارلیمنٹ	انگریزی
۱۵	تاریخ آگرہ	نواب محمد عبداللطیف سی ایس آئی	انگریزی
۱۶	رپورٹ عمارات قدیم	الیگزینڈر کنگھم صاحب	انگریزی

جلد چہارم

۱۷	امپیریل گزٹیر آف انڈیا	ڈبلو ڈبلو ہنٹر صاحب	انگریزی
۱۸	جرنیل آف انڈیا آرٹ	مضمون محرر جان برڈوڈ صاحب	انگریزی
۱۹	مونیو منٹل	اے فوہرر صاحب	انگریزی
۲۰	اورینٹل بیارگرفیکل ڈکشنری	ٹامس ولیم بیل	انگریزی
۲۱	تاریخ ہندوستان	ٹالبوے ویلر	انگریزی
۲۲	سفرنامہ	ڈبلو ایچ سیوارڈ	انگریزی
۲۳	سفرنامہ	برنیر صاحب	انگریزی
۲۴	سفرنامہ	ٹیورینز صاحب	انگریزی
۲۵	مائی لائف ورک	سیموئیل اسمتھ صاحب	انگریزی
۲۶	پرووینشنل گزٹیرج	کانییر صاحب	انگریزی
۲۷	ریمبلس اینڈری کلکشنز	میجر جنرل سر ڈبلو ایچ	انگریزی
۲۸	آف انڈین آفیشنل	اسلی مین	انگریزی
۲۹	تاریخ ہند	انفنس صاحب	انگریزی

Scanned by CamScanner

حواشی

۱۔ معین الآثار، ص ۸۰

۲۔ ٹیورنیر مؤلفہ بال صاحب جلد ۱، صفحہ ۱۱۰ (معین الآثار، ص ۸۰)

۳۔ معین الآثار، ص ۸۰

۴۔ بادشاہ نامہ، ص ۳۲۵، ۳۲۶

۵۔ بادشاہ نامہ مؤلفہ ملا عبدالحمید لاہوری، ص ۳۰، جلد ۲ (معین الآثار) ص ۷۵

۶۔ معین الآثار، ص ۶۷ تا ص ۶۹

۷۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو، معین الآثار، ۲۰ تا ص ۲۹

۸۔ یہ کتبے مدرسہ کی مسجد میں لگے ہوئے ضرور ہیں مگر اس کا واقعہ یہ ہے کہ دریا کے
کنارے کوئی مسجد منہدم ہو گئی تھی اور سنگِ مرمر کی یہ محرابیں اور کتبے باقی رہ گئے
تھے۔ میرے خاندان کے ایک بزرگ سید امیر علی شاہ صاحبؒ نے وہاں سے اٹھا کر
اپنی مسجد میں لگوا دیے تھے۔ یہ مسجد ہمارے خاندان کے قبرستان میں ہے اور تعمیر کے
اعتبار سے اتنی قدیم نہیں ہے کہ امانت خاں اس کے لیے لکھتا۔ (میکش)